Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۷ ذوالقعدہ ۱۳۹۵ھ ۲ فتح ۱۳۵۴ہش ۲ دسمبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۷۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمدللہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا کہ طبیعت بہر درد اور ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے

آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب لمبے عرصہ سے مسلسل بیمار چلے آتے ہیں اور کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ احباب خاص طور پر ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اطلاع

انشاء اللہ العزیز آئندہ اتوار مورخہ ۷ فتح/دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کا مؤثر طریق ——— تدبیر اور دعا

چاہیئے کہ انسان اس قدر تدبیر کرے جو حق ہے تدبیر کا اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا

"گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد۔ گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔ جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے۔ یہ سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردّد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے کہ اس میں غلّہ پیدا ہو جائے جو حقِ تدبیر کو چھوڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔ جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے۔ مگر تدبیر اور دعا دونوں کو باہم ملا دینا اسلام ہے۔ اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۸)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب کیلئے ضروری اعلان

(۱) جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ جلسہ گاہ میں کرسیوں کا انتظام صرف ان احباب کے لئے ہوگا جو بیمار یا کمزور ہیں یا جن کے ہمراہ ایسے اصحاب تشریف لا رہے ہیں جو احمدیت کی تحقیق کر رہے ہیں۔

(۲) جلسہ گاہ سے ملحق میدان میں کاروں کے ٹھہرانے کا کسی قدر انتظام ہوگا لیکن زیادہ بہتر یہی ہے کہ احباب کاروں پر جلسہ گاہ میں تشریف نہ لائیں بلکہ پیدل آئیں تاکہ آمد و رفت میں کوئی خلل نہ پڑے۔

(۳) احباب دعائیں کرتے ہوئے جلسہ کے لئے اپنے سفر کا آغاز کریں اور جلسہ کے مبارک ایام کو بھی زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے اور دینی باتیں سننے میں گذاریں تاکہ وہ جلسہ کی روحانی برکات سے وافر حصہ لے سکیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ ماہ فتح ۱۳۵۴ ہش
۲ دسمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعشق باللہ میں استغراق کی آئینہ دار عبادت

اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کا مقصد عبادت کو قرار دیا ہے اور عبادت کا مقصد یہ ہے کہ عبادت کے ذریعہ سے انسان کو وصول الی اللہ حاصل ہو اور تعشق باللہ سے وہ اس طرح متصف ہو کہ خدا تعالیٰ سے ایک دم کے لئے غافل ہونا اور اس سے دوری اختیار کرنا اس کے لئے ممکن نہ رہے گویا اسے کامل انقطاع الی اللہ نصیب ہو جائے۔ کامل انقطاع نفس، تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی میں استغراق کی ظاہری علامت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حج کی عظیم الشان عبادت مقرر فرمائی ہے۔ اور اسی لئے اسے بعض شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ جو شخص بھی حج بیت اللہ کی نیت سے مکہ معظمہ کا سفر اختیار کرتا ہے وہ دراصل اپنے اس عزم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ میں کامل انقطاعِ نفس، تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی میں استغراق کے پیشِ نظر یہ مقدس و مبارک سفر اختیار کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا نفس قربان کرنے اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے سوا ایک حقیقی عازمِ حج کا اس مبارک سفر سے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔

یہی وجہ ہے کہ جس خوش بخت و خوش نصیب کو اسی غرض کے پیشِ نظر حج کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور عنداللہ اس کا حج قبول ہو جاتا ہے اُس کی ہستی پر ایک ایسا انقلاب وارد ہوتا ہے کہ وہ یکسر ایک نیا انسان بن کر واپس آتا ہے۔ اگر کسی پر حج بیت اللہ کے نتیجہ میں یہ کیفیت وارد نہ ہو تو پھر اس سے بڑھ کر افسوس کا مقام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ نہرِ خوشگوار تک پہنچ کر پھر تشنہ واپس لوٹنا ایک بہت بڑی محرومی پر دلالت کرتا ہے۔ اس محرومی سے بچنے کے لئے حج کے فلسفہ اور اس کی عظیم الشان اہمیت سے باخبر ہونا اور بصیرت کے رنگ میں اس کی عظمت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حج کی غرض و غایت اور اس کے فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ایسا ہی ایک عبادت حج ہے مگر حج ایسا نہیں چاہیئے کہ حرام حلال کا جو روپیہ جمع ہوا ہو اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آوے اور اُس جگہ کے کہلانے والے جو کچھ منہ سے کہلاتے جاویں وہ کہہ کر واپس آجاوے اور ناز کرے کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا جو مطلب حج سے ہے وہ اس طرح پُورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاعِ نفس کر کے تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی میں غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محب جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اُس قربانی کے واسطے ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اُس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اُتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اُس کا طواف کرنے والا بالکل نزعِ ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاقِ الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی مرضی باقی نہیں رہی، وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔" (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰)

ایک عظیم الشان اور انقلاب انگیز عبادت کی حیثیت سے حج کی اس اہمیت کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ اسے بار بار ذہن نشین کرایا جائے تاکہ عازمین حج اس عبادت کو صحیح جذبہ کے ساتھ ادا کر کے اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ یہ امر قابلِ ستائش ہے کہ جمعیتِ مرکزی اہلِ حدیث کے ترجمان ہفت روزہ "الاسلام" لاہور نے اس امر کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں "مسافرانِ حرمین کے نام" کے زیرِ عنوان ایک اداریہ شائع کیا ہے جس میں عازمینِ حج کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس امر کو ہمہ وقت پیشِ نظر رکھیں اور ہرگز فراموش نہ ہونے دیں کہ سفرِ حج کی تیاری اور اس للّٰہی سفر میں پیش آنے والی صعوبتوں اور تکالیف کی محنتِ شاقہ اور غیر معمولی قربانی کا پورا پورا اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس سارے سفر کے دوران مالک الملک کی رضا جوئی کو تمام مصلحتوں پر مقدم رکھا جائے اور تسبیح و تہلیل، تلاوتِ کلام اللہ اور درود شریف میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے بغیر حج جیسی تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی میں استغراق کی آئینہ دار عبادت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ایسی ضروری بات ہے کہ کسی حقیقی عازمِ حج کے بارہ میں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اس کے التزام کا پابند نہ ہو۔ بہرحال معاصر مذکور نے عازمینِ حج کو بروقت توجہ دلا کر فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے اور اس کا یہ اقدام نہایت مستحسن اور ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے۔

تاہم معاصر مذکور نے اس ضمن میں بڑے ہی دُکھ اور درد کے ساتھ بعض بدبخت عاقبت نا اندیش "حاجیوں" کی ایسی نازیبا حرکتوں پر سے پردہ اُٹھایا ہے جو انتہائی افسوسناک ہیں اور جو ہمارے لئے گہرے غم و الم اور قلبی اذیت کا موجب ہوئی ہیں۔ ہم دل پر پتھر رکھ کر ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے دُعا کی تحریک کے پیشِ نظر بعض باتوں کا خود معاصر مذکور کے الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ معاصر مذکور رقمطراز ہے:۔

"بعض بدبخت لوگ نماز کے اوقات میں بھی خریداری سے باز نہیں رہتے۔ خود تو نماز باجماعت میں شریک ہونے سے رہے دُکانداروں کو بھی جماعت سے محروم کر دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کی طرح ریڈیو اور ٹیلیویژن کی وباء حجازِ مقدس میں بھی پھیل چکی ہے۔ بعض لوگ وہاں جا کر بھی ریڈیو کے نغمات سُننے اور ٹیلیویژن دیکھنے میں اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر انہیں کچھ سُننا ہو تو حمدِ الٰہی کے ترانے سُننے چاہئیں جس سے حرم کی فضاء گُونج رہی ہوتی ہے۔ اگر انہیں کچھ دیکھنا ہو تو اللہ کا گھر دیکھنا چاہیئے جس کو صرف ایک نظر سے دیکھنے سے ساٹھ نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ جہازوں کی واپسی کے پروگرام میں معمولی تاخیر ہو جانے کی وجہ سے اس قدر پریشان ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبان سے ناشکری کے کلمات بھی نکل جاتے ہیں حالانکہ ناشکری اور اضطراب کا کوئی موقع نہیں ہوتا کیونکہ جو لمحہ بھی دیارِ مقدس میں بسر ہو جائے وہی غنیمت ہے۔

یہاں اس امر کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ زکوٰۃ و خیرات اکٹھی کر کے یا قرض لے کر اور اپنے اہل و عیال کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر خود رختِ سفر باندھ لیتے ہیں۔ ایسے لوگ حج کے مکلف نہیں ہیں کیونکہ حج کے لئے صاحبِ استطاعت ہونا ضروری ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔ بعض لوگ دوسروں کے حقوق غصب کر کے یا ناجائز ذرائع سے روپیہ کما کر حج پر چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو حج کی بجائے پہلے اپنے رزقِ حلال کا اہتمام کرنا چاہیئے۔"

(ہفت روزہ "الاسلام" لاہور بابت ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۳)

ہم نہایت درد بھرے دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں مکہ معظمہ اور اس میں واقع بیت اللہ کی حقیقی عظمت قائم ہو جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے برکت والا مقام اور ہدایت کا موجب بنایا ہے اور جسے اپنے نشانات کا مورد بنایا اور امن کی جگہ ٹھہرایا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بھی اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء، اے رحیم اور مشکل کشا تُو اپنے اس بزرگی اور عظمت والے گھر میں بار بار ایسے ہی پاکباز بندوں کو لا جو اس کی بے مثال عظمت کو پہچاننے والے اور تقویٰ کی روح سے مملوء اپنے نیک اعمال اور تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی میں استغراق کے ذریعہ اس کی عظمت کو دُنیا پر آشکار کرنے والے اور اس کی عظمت کی کماحقہ حفاظت کرنے والے ہوں اور اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے اس کی عظمت کو بٹہ لگانے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش کے ذریعہ اپنے نفس کو ہلاک کرنے والے نہ ہوں۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت کی متاعِ بے بہا — آنسو

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک بی (۷) ڈیرہ غازیخاں

کہتے ہیں۔ وہ کونسا گناہ ہے جو ماں معاف نہیں کر سکتی۔ یہ بات بالکل صحیح ہے۔ بیٹا خواہ کتنا ہی قصور وار ہو اور دکھ دینے والا ہو اگر خادم ہو کر آنسو بہائے اور ماں سے معافی کا طلبگار ہو تو ماں نہ صرف معاف کر دے گی بلکہ اس کی محبت کا دریا بھی جوش میں آجائیگا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی جو ماں باپ سے بہت زیادہ مہربان ہے یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا بندہ دکھ میں پڑے۔ اُس کی ہزاروں لغزشوں کو معاف کرتا چلا جاتا ہے اور اپنی عنایات میں کمی نہیں کرتا صرف شرط یہ ہے کہ بندہ منفعل ہو کر اس سے بخشش کا طالب رہے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش عمل پر موقوف نہیں۔ آپ کے فضل پر منحصر ہے اور اس کے فضل کو کھینچنے والی چیز تو عجز و نیاز ہے۔ اگر عجز و نیاز میں گریہ بھی شامل ہو جائے تو یہ حریم جلال کے پردوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے کو مضطرب اور آنسو بہاتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ ایسے سبھی کچھ ملتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر عورت مرد کے سامنے آنسو بہائے تو زیب و زینت کا سامان حاصل کر لیتی ہے۔ بچہ باپ کے سامنے آنسو بہائے تو اچھے اچھے کھلونے اور مٹھائیاں حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر بندہ اپنے رب کے سامنے آنسو بہائے۔ تو دنیا میں روحانی سکون اور آخرت کی جنت حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ جو بندے اس راہ سے واقف ہیں وہ ہر غم سے بے نیاز ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی گود میں پلتے ہیں اور اس کی رحمت کے سائے میں رہتے ہیں۔ بظاہر آنسو بہانا حزن و ملال کی کیفیت کی غمازی کرتا ہے لیکن جو آنسو اپنے رب محسن کی محبت اور خوف میں بہائے جائیں۔ اُن کے سامنے دنیا جہاں کی خوشیاں اور سرور ہیچ ہیں۔ اُس وقت کی خوشی کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔ اندھی دنیا کو کیا معلوم کہ وہ کیفیت کیا ہوتی ہے۔ وہ تو ظاہر پر فتویٰ لگاتی ہے۔ جب بچھڑے ہوئے دو دل ملیں تو رونا آ ہی جاتا ہے اور اس رونے کا مقابلہ دنیا کی کوئی نعمت نہیں کر سکتی۔ آنسو دراصل محبت کے سفیر ہوتے ہیں اور جب یہ آئیں تو سمجھو کہ یار آ گیا۔ وصال میسر آیا عاشق کی قسمت جاگ اٹھی۔ تپیدہ دل کو قرار آیا۔ دل نے یاد رکھے اگلے سبھی کچھ کہہ دیا۔ فرقت کے گلے شکوے کہہ ڈالے اور اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کا اظہار کر دیا۔ سچ پوچھو تو دل کی ترجمانی آنسو کرتے ہیں۔ زبان یہ کام کرنے سے قاصر ہے۔ دنیاوی کاروبار میں زبان کام دے سکتی ہے۔ لیکن عشق کی منزل میں اس کا کام نہیں۔ وہاں تو آنسو کام دیتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ یہی تپش اور گداز یا تو محبوب کے در دولت پر پہنچنے کی راہ ہموار کر دیتی ہے۔ یا محبوب کو محب کے پاس کھینچ لاتی ہے پس کتنا خوش نصیب ہے۔ بندہ جس کو رونا میسر آجاوے اور وہ اس کے ذریعہ سے کرم کا مورد بن جائے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت میں آنسو بہانا سیکھ لے۔ تو اس کی دنیا ہی بدل جائے۔ وہ اس دنیا میں جنت کا لطف اٹھائے اور شاہد ازلی کے جمال کا مشاہدہ کرے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سے کسی غیر احمدی دوست نے پوچھا۔ مولوی صاحب آپ بڑے عالم فاضل اور اعلیٰ خطیب تھے اپنے وعظ سے لوگوں کو رُلایا کرتے تھے۔ بات کیا ہوئی کہ مرزا صاحب کے مرید ہو گئے۔ مرزا صاحب میں کیا دیکھا کہنے لگے کہ پہلے میں لوگوں کو رلایا کرتا تھا۔ اب مرزا صاحب نے مجھے خود رونا سکھا دیا ہے۔ جو بے حد لذت بخش ہے اب میں ان کا ہو کر رہ گیا ہوں۔۔۔۔ پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

سلیقہ نہیں تجھ میں رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کے حصول کے لئے یہی سبق تو روز اوّل تھا۔ آدم نے نادم ہو کر جب اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہا کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو اس کی خطا بخشی گئی۔ بلکہ اُسے دنیا کی خلافت سے بھی سرفراز کیا گیا۔۔۔۔ لیکن اس دنیا میں آکر انسان اس کی رنگینیوں اور دلچسپیوں میں ایسا مست ہو جاتا ہے کہ وہ پڑھا ہوا سبق بھول جاتا ہے۔ اس لئے اس کی رحمت سے دور جا پڑتا ہے۔ مگر جن لوگوں نے یہ سبق یاد رکھا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کو پا لیا اور وہ دنیا سے بے نیاز ہو گئے۔ دیکھو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پیٹ سے باہر آتے ہی رونا شروع کر دیتا ہے۔ یہی سبق ہے جو فطرت اُسے پہلے پہلے پڑھاتی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سبق اپنی دنیاوی زندگی میں نہ بھولنا ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا
وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا

اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان کے پاس وہ کونسے عمل ہیں جن کے زور سے وہ جنت میں جا سکتا ہے۔ اس کے ہر عمل میں نفس اور شیطان کا حصہ ہے۔ اسلئے وہ قابل قبول نہیں۔ لے دے کر صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جس پر انحصار ہے۔ لہذا اس فضل کو حاصل کرنے والی چیز ندامت بے چارگی اور شکستگی ہے۔ اس کے سوا دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ یہ راستہ نزدیک تر بھی ہے اور آسان بھی۔ حضرت فتح موصلی بزرگ گذرے ہیں۔ وہ بہت رویا کرتے تھے۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ جب وہ فوت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے فتح تو کیوں رویا کرتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے گناہوں کی شومی کی وجہ سے رویا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فتح۔ ہم نے بھی تیرے موکل فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ تیرے گناہ نہ لکھے جائیں۔ یہ تیرے رونے کی وجہ سے تھا حضرت جنید بغدادیؒ کے متعلق بھی بتایا گیا ہے کہ ان کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ کہنے لگے کہ وہ درس و تدریس اور علم و حکمت کی باتیں جو ہم لوگوں میں کیا کرتے تھے۔ کام نہ آئیں۔ اگر کام آئے تو تہجد کے چند آنسو کام آئے۔ رب رحیم نے ان کی قدر کی اور بخش دیا۔ پس یاد رہے کہ ؎

عطار ہو۔ رومی ہو۔ رازی ہو غزالی ہو
کچھ کام نہیں آتا بے آہ سحرگاہی

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی سب سے بڑی صفت یہ بتلاتا ہے کہ

هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

کہ وہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں جو اپنی نمازوں میں روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ ہنسنے والے ہونگے جو دنیا میں زیادہ رونے والے ہوں گے اور یہ صحیح ہے کہ جنہوں نے دنیا میں ہنسنا اور خوش رہنا اپنا مقصد بنا لیا وہ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اُن کے لئے تو وہاں حسرت و اندوہ اور یاس و حرماں ہی ہے دنیا بھی ایک خواب ہے اور خواب میں ہنسنے کی تعبیر غم و اندوہ اور رونے کی تعبیر خوشی اور انبساط ہے۔

دنیا میں بھی یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی ملزم اقرار جرم کر کے ندامت کے آنسو بہائے تو عدالت بھی اس کی سزا میں نرمی کرتی ہے۔ اسی طرح بندہ خواہ کتنا ہی عصیاں آلود ہو۔ اپنے رب کے سامنے نادم ہو کر آئے اور آنسو بہا کر بخشش کا طالب ہو تو اس کی رحمت کو منہ موڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اسے بخش دیتا ہے۔ اور پھر کبھی شرمندہ بھی نہیں کرتا کیونکہ اس کی خو بندہ نوازی ہے۔۔۔۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صفتِ غفوریت کے تقاضے سے بنایا ہے۔ بندے گناہ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کی سرشت میں داخل ہے اور پھر جب وہ نادم ہو کر بخشش طلب کرتے ہیں تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ پس اگر بندے گناہ نہ کرتے تو غفوریت کا اظہار کیسے ہوتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس دنیا کے انسان گناہ نہ کرتے تو میں اس دنیا کو تباہ کر کے ایک اور دنیا بناتا جس کے بندے گناہ کرتے اور مجھ سے بخشش مانگتے تو میں ان کو بخشش دیتا پس انسان نے گناہ کرنے ہی ہیں اور اس نے بخشنے ہی ہیں۔ فرمایا کہ

"گر ایں مشتِ خاک را نہ بخشم چہ کنم"
لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عاجزی اور فروتنی اختیار کرکے ندامت کے آنسو بہائے۔ پھر بخشش ہوگی۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زاہدوں کی تسبیح اور مصلّٰی سے گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسندیدہ ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بھی ایک چیز کا طلبگار ہے وہ ہے عاجزی اور انکساری اس کے پاس تو کبریائی ہے عاجزی نہیں بس وہ ذات کریم جہاں عاجزی انکساری اور شکستگی دیکھتی ہے اپنی رحمت اور مغفرت کے بدلے اسے خرید لیتی ہے۔ کیونکہ یہی چیز اسے بہت پسند ہے۔ ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
آنسو جو رخ پہ تھے عرقِ انفعال کے

کیا ہی اسکی ذرہ نوازی ہے۔ اور کیا ہی عمدہ سودا بازی ہے جو وہ کرتا ہے۔

اللہ والے کہا کرتے ہیں کہ آنسو خوبصورتی کی سند ہیں۔ جو دعا رو کر درگاہِ ایزدی میں کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ایسا سخی ہے کہ اُسے خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہر شخص صاحب تجربہ ہے کہ اس کی وہ دعائیں جن کے ساتھ اضطراب اور گریہ ہوگی وہ ضرور قبول ہوتی ہونگی۔ پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں۔ ان کو آزما کر تو دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

" عاجزی اپنا شعار بنالو۔
اور رونے کی عادت ڈالو
کیونکہ رونا اُسے بہت پسند
ہے اگر چالیس دن تک
رونا نہ آوے۔ تو سمجھو کہ دل
سخت ہوگیا ہے"

پھر اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ایکطرف اپنے گناہوں پہ نظر کرو۔ اور دوسری طرف اُس کے انعامات اور احسانات کو دیکھو کہ اس نے بند نہیں کئے دل رقیق ہو جائے گا۔ پھر اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھر لو۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ بندہ کی متاعِ بے بہا تو گریہ وزاری ہے۔ ؎

تری دنیا جہان مرغ و ماہی
مری دنیا فغانِ صبح گاہی
تری دنیا میں مجبور و مقہور
مری دنیا میں تیری بادشاہی

ایک اور مخلص دوست چل بسے

اِنّا للہ وانا الیہ راجعون

برادرم چوہدری مقبول احمد صاحب ۱۳، ۱۴ راکتوبر کی درمیانی شب حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

برادرم مرحوم ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنی ذات میں بہت سی صفات کے حامل تھے۔ طبیعت میں وقار۔ ملاقات میں خلوص اور گفتگو میں حلم اور مجالس میں ان کی عادات آراستہ تھیں۔ انکساری آپ کی چال ڈھال اور سلوک میں عیاں تھی۔ لمبے عرصہ سے آپ جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کے نائب امیر تھے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع شیخوپورہ میں ڈسٹرکٹ انجینئر کے عہدہ پر لمبا عرصہ تک فائز رہے آپ ہر شخص کی دلجوئی اور اس کی تکلیف کا مداوا کرنے میں لذت محسوس کرتے اور اس موقع کو فضل الٰہی تصور کرتے

خدمت اور کسی کی احتیاج دور کرنے میں کسی قسم کی تخصیص روا نہ رکھتے۔ بلکہ انسان کو انسان تصور کرتے ہوئے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الآیہ)

کے زریں اصول پر فطرۃً عمل پیرا تھے جو استعداد اور وسعت اور استطاعت قدرت نے آپ کو دی اسکو کام میں لاکر مخلوق خدا کے کام آتے

غالباً ۱۹۶۲ء میں پاکستان سے قادیان دارالامان جانے والے قافلہ میں آپ بھی شامل تھے۔ محترم ناظر صاحب خدمت درویشاں نے مجھے امیر قافلہ مقرر فرمایا اس سفر کے دو واقعات۔ جو مرحوم بھائی سے متعلق ہیں۔ بیان کرتا ہوں

اوّل۔ نظم وضبط کے سلسلہ میں ایک بزرگ سے کچھ کوتاہی ہوئی۔ میں نے ان سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اس وقت ہم احمدیہ چوک میں کھڑے تھے مرحوم بھی وہاں موجود تھے۔ چند منٹ کے بعد آپ نے علیحدگی میں مخفی آواز میں مجھ سے کہا کہ بے شک نظام کی پابندی کرانا آپ کا حق ہے مگر فلاں بزرگ سے آپ کو کچھ نہ کہنا چاہیئے تھا۔ اس سے میرے دل کو دکھ پہنچا ہے

میں نے عرض کیا کہ چند ایک نوجوانوں نے میری توجہ اُس امر کی طرف مبذول کرائی تھی۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کی موجودگی میں وہ بات کرتا۔ ساتھ ہی میں معذرت کے رنگ میں کچھ کہنے والا تھا کہ برادر مرحوم کہنے لگے

آپ قافلہ کے امیر ہیں آپ معذرت نہ کریں۔ اور خود معذرت کرنے لگے۔ الغرض نظام کے احترام کے جذبہ کے تحت مجھ جیسے کمتر انسان کا بوجہ امیر قافلہ احترام کرنا ایسی خوبی ہے جس کے بغیر نظام میں پختگی پیدا نہیں ہوتی یہ مثال عزیز نوجوانوں کیلئے قابل تقلید ہے۔

دوم۔ اُسی قافلہ کے قادیان میں قیام کا دوسرا واقعہ یہ ہے کہ قادیان کے ایک معزز سکھ دوست۔ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جانے والے قافلہ کو خوش آمدید کہنے کے لئے چائے کی دعوت پر مدعو کرتے ہیں۔ ہم ان کے گھر چائے پر گئے۔ برادر مرحوم بھی ساتھ تھے۔ ان لوگوں نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں یہ بھی ذکر آیا کہ قادیان میں مقیم سکھ صاحبان ہمارے درویش بھائیوں کا بہت خیال رکھتے ہیں جن کے لئے ہم دل میں ان کے لئے ممنونیت کا جذبہ رکھتے ہیں۔

اس ضمن میں میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ سکھ صاحبان کے مسرت کا باعث ہوگا اگر ان کو بتایا جائے کہ اس وقت پاکستان والے قافلہ میں ایک ایسا شخص بھی موجود ہے جو سکھ صاحبان کے مقدس مقامات جو ضلع شیخوپورہ میں ہیں کی مرمت اور دیکھ بھال کا کام ہر دل دلچسپی اور احترام کے جذبہ سے بجا لاتا ہے چنانچہ ایڈریس کے جواب میں میں نے ان سے اسباب کا ذکر کیا اور مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ ہیں وہ محترم دوست جو بطور ڈسٹرکٹ انجینئر یہ فریضہ ادا کرتے ہیں اس پر سکھ صاحبان برادرم مرحوم کی طرف لپک پڑے وہ ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ان کے گھٹنوں کو چھوتے۔

دعوت چائے والی شام کی رات گیارہ بجے برادر مرحوم نے مجھے آواز دی۔ ان کی آواز پر باہر آیا۔ تو مجھے مخاطب کرکے کہا

بے شک آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے ایسے رنگ میں آج شام کی دعوت چائے میں میرا ذکر کیا۔ مگر یہ بتانے آیا ہوں کہ اس وقت گیارہ بجے رات (یہ دسمبر کی سردیوں کی رات) سکھ صاحبان مجھے مجھے تلاش کرکے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم آپ کو پرنام کرنے آئے ہیں۔ آپ کے ممنون ہیں کہ آپ پاکستان میں ہمارے مقدس مقامات کا خیال رکھتے۔ نیز کہنے لگے

"کہ مغرب کے قریب آپ نے مرا ذکر کیا تھا اب تک کوئی نہ کوئی سکھ دوست آرہا ہے اور میں کپڑے بھی نہیں بدل سکا"

اس واقعہ کے ذکر سے میرا مقصد یہ ہے کہ برادر مرحوم کو ایسی خدمت کا موقع دیا جس سے ہمارے درویش بھائیوں سے ہمدردی کا سلوک کرنے والوں کو ہم بھی ممنون کر سکے۔

کسی چلے جانیوالے کا ذکر کبھی رائیگاں نہیں جاتا بلکہ کئی ایک نوع سے نفع بخش ہوتا ہے۔

۱۔ اوّل اس لئے کہ مرحوم کے عزیز واقارب کی دلجوئی اور ان کے زخمی جذبات پر مرہم کا کام دیتا ہے

۲۔ دوم یوں کہ ان عزیز اقارب میں جانے والے کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی ترغیب ہو جاتی ہے۔

۳۔ سوئم یوں کہ دوست احباب مرحوم کو جاننے والوں اور نہ جاننے والوں کو مرحوم کی صفات حمیدہ کا علم ہوتا ہے تو ان کے دل سے مرحوم کے حق دعائے خیر نکلتی ہے

۴۔ چہارم یوں کہ مرحوم کی زندگی کی اچھائیاں یکجا طور پر ایک دلکش تصویر کی صورت میں سامنے آتی ہیں تو یہ امر باعث اطمینان ہوتا ہے کہ قوم عباد الرحمان کی بیان کردہ صفات کے حامل افراد سے محروم نہیں ہوئی کہ حقیقۃً قوم کے یہ ستارے ان کا قائم مقام ہوتے ہیں جن کی زندگی اور بعد میں ان کا ذکر شمع کا کام دیتا ہے

مرحوم بھائی کا ایک لڑکا عزیز منصور احمد ہے جو اس وقت کالج میں پڑھ رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیز کو یہ صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق دے اور اپنی والدہ محترمہ کے لئے اس پیدا شدہ خلا میں راحت کا موجب بنے یہ لڑکا۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔

مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کیا کرتی ہیں

م اس ذکر کو ختم کرتا ہوں اور دوست و احباب سے مرحوم کے لئے اس دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۴)

مسل نمبر ۲۲۳۳۱

میں چراغ بی بی زوجہ چوہدری اللہ بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۱۵۵۰/- روپے
۳۔ زیور نقرئی وزنی ۴ تولے مالیتی ۶۰/- روپے
۴۔ نقد مبلغ ۳۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ چراغ بی بی ع/ض چوہدری فضل کریم صاحب۔ چوہدری محمد رمضان صاحب کمیشن ایجنٹ، مرچ منڈی۔ کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری فضل کریم ولد چوہدری اللہ بخش صاحب پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ
گواہ شد۔ محمد رمضان (پسر موصیہ) پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۳۲

میں صابراں بی بی زوجہ چوہدری فضل کریم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۷۵ حسب وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی ۴۰۵۰/- روپے
۳۔ زیور نقرئی وزنی ۱۰ تولے مالیتی ۱۰۵/- روپے
۴۔ نقد مبلغ ۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صابراں بی بی ع/ض چوہدری فضل کریم و محمد رمضان صاحبان کمیشن ایجنٹ کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری ناصر احمد (پسر موصیہ) پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔
گواہ شد۔ چوہدری سلطان احمد ولد چوہدری اللہ بخش صاحب پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۳۳

میں نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی ۶۷۵۰/- روپے
۳۔ ایک بھینس قیمت ۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصیرہ بیگم ع/ض چوہدری عبدالسلام صاحب کریانہ مرچنٹ کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ
گواہ شد۔ چوہدری عبدالحمید (خاوند موصیہ) پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ
گواہ شد۔ چوہدری عبدالعزیز وصیت ۱۸۱۵۸

دعاء نعم البدل

میری بھتیجی عطیۃ الودود بنت برادرِ اصغر سید امتیاز احمد ظفر بعمر ۱/۲ ۱ ماہ بعارضہ نمونیہ مورخہ ۲/۱۱/۷۵ کو فوت ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین الفضل سے نعم البدل اور بچی کے والدین کے لئے صبر و استقامت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال)

وعدہ کنندگان سرائے خدمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جلسہ سالانہ پر بیرون ملک سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے سرائے خدمت تعمیر کر رہی ہے۔ اس تعمیر کے لئے جو احباب پانچصد روپے یا اس سے زائد ادا فرمائیں گے ان کے نام بغرض دعا عمارت پر کندہ کروائے جائیں گے۔ وعدہ کی رقم کی ادائیگی تین سال میں ہوگی۔ ایک سال گزرنے میں چند ماہ باقی ہیں۔ اب تک جن احباب نے یہ وعدے فرمائے ہیں ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے اموال اور اخلاص میں بہت برکت دے۔ آمین

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نام وعدہ کنندہ	مجلس	رقم	وصولی
مکرم محمود مجیب اصغر صاحب انجنیئر	میرپور آزاد کشمیر	۵۰۰/-	۵۰۰/-
" طارق منصور احمد صاحب خاکرو، بلال احمد صاحب برادران محمود مجیب اصغر صاحب انجنیئر	" "	۵۰۰/-	۵۰۰/-
" چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری معہ بیگم صاحبہ	دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۲۰/-	۱۴/-
" خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم و صاحبہ خاتون صاحبہ	آسنور کشمیر	۵۰۰/-	۳۰۰/-
" منور احمد صاحب لیکچرار	اسلام آباد	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	"	۵۰۰/-	—
" حاجی غلام رسول صاحب	گرین ٹاؤن۔ کراچی	۵۰۰/-	—
" ڈاکٹر منیر احمد صاحب	مسجد نور۔ راولپنڈی	۵۰۰/-	—
" شان محمد صاحب	" "	۵۰۰/-	—
" محمد حنیف صاحب قریشی	" "	۵۰۰/-	—
" محمد اعظم صاحب قریشی	" "	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	" "	۵۰۰/-	۶۹۲/۶۰
" صوبیدار عبدالمنان صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ، عبدالرحمٰن صاحب بشیر جرمنی، بشارت نور اللہ صاحب کوئٹہ معہ والدین مرحوم و اہل و عیال		۵۰۰/-	۵۰/-
" محمد عبداللہ صاحب باجوہ	ظفروال	۵۰۰/-	—
" راجہ عطاء اللہ صاحب ایس۔ ڈی۔ او	جہلم	۵۰۰/-	۱۶۰/-
" مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ معہ آمنہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰۰۰/-	۱۰۰۰/-
" غلام محی الدین صاحب از والدہ صاحبہ	ملیانوالہ	۵۰۰/-	۳۵۰/-
" شیخ شریف احمد صاحب ابن شیخ نثار احمد صاحب	کراچی	۵۰۰/-	—
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ برائے خاوند مرحوم میجر بشیر احمد صاحب پراچہ	راولپنڈی	۵۰۰/-	—

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزور بہت ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین
(ڈاکٹر ہومیو) سلطان احمد مجاہد چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ جماعت احمدیہ دولیاہ جٹاں (آزاد کشمیر) کے ایک مخلص دوست میاں شیر محمد صاحب کو چلتی بس سے گرنے کی وجہ سخت چوٹ آئی ہے احباب ان کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (عبداللطیف دولیاہ جٹاں آزاد کشمیر)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیے! (ناظر بیت المال آمد)

تریاق معدہ قیمت -/۲ روپیہ -/۴ روپیہ خرابی ہضم کا موثر علاج — اکسیر پائیوریا قیمت -/۳ روپیہ پائیوریا کا علاج — منجن مفید قیمت -/۲۸ روپیہ دانتوں کی صفائی کے لئے — ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۴۴

پروگرام
جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ

پہلا دن - ۲۶ فتح / دسمبر - بروز جمعہ

اجلاس اوّل

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن مجید و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ از جلسہ گاہ مردانہ	
۱۵-۱۰ تا ۳۰-۱۰	تلاوت قرآن مجید	محترمہ سلیمہ نذیر صاحبہ جہلم
	نظم	ناہید صبوحی صاحبہ ربوہ
۳۰-۱۰ تا ۱۵-۱۱	تقریر۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	
۱۵-۱۱ تا ۳۰-۱۱	اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ	محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ
۳۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱	ذکر الٰہی	محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔ اے
۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲	اعلانات	
۰۰-۱۲ تا ۰۰-۱	تیاری نماز	
۳۰-۱ تا ۰۰-۲	نماز جمعہ و عصر	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲	تلاوت قرآن مجید	قمر النساء صاحبہ بنت صوبیدار عبد المنان صاحب
	نظم	امۃ القدیر ارشاد صاحبہ
۱۵-۲ تا ۳۰-۲	اسلام زندہ مذہب ہے	محترمہ نعیمہ سلہری صاحبہ ایم۔ اے
۳۰-۲ تا ۴۵-۲	سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ	محترمہ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ بیگم ڈاکٹر شمیم صاحب
۴۵-۲ تا ۵۵-۲	نظم	ناصرہ مرزا صاحبہ۔ ربوہ
۵۵-۲ تا ۵-۳	"دعا"	محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت پیر معین الدین صاحب
۵-۳ تا ۲۰-۳	سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل	محترمہ شگفتہ اسلام صاحبہ۔ کراچی
۲۰-۳ تا ۳۰-۳	نظم	محترمہ سمیعہ انجم صاحبہ لائل پور
۳۰-۳ تا ۴۵-۳	"پردہ"	محترمہ نسیم سعید صاحبہ۔ لاہور
۴۵-۳ تا ۳۰-۴	خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد از جلسہ گاہ مردانہ

دوسرا دن - ۲۷ فتح / دسمبر - بروز ہفتہ

اجلاس اوّل

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن مجید	محترمہ ناہید صبوحی صاحبہ۔ ربوہ
	نظم	محترمہ نصرت جہاں شمس صاحبہ۔ پشاور
۳۰-۹ تا ۴۵-۹	مسلمان کی تعریف قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں	محترمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ۔ لاہور
۴۵-۹ تا ۱۵-۱۰	تقریر۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	
۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱	اشاعت اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی جانفشانی	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۰۰-۱۱ تا ۱۵-۱۱	تلاوت قرآن مجید	محترمہ ملیحہ تحسین صاحبہ۔ لاہور
	نظم	محترمہ صاحبزادی ریحانہ باسمہ صاحبہ
۱۵-۱۱ سے	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۰۰-۱۲ تا ۱۵-۱	اعلانات و تیاری نماز	
۱۵-۱ تا ۰۰-۲	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲	تلاوت قرآن مجید و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۱۵-۲ تا	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از جلسہ گاہ مردانہ	

تیسرا دن - ۲۸ فتح / دسمبر - بروز اتوار

اجلاس دوم

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن مجید	امۃ الکریم نزہت صاحبہ۔ ربوہ
	نظم	حمامۃ البشریٰ صاحبہ۔ لاہور
۳۰-۹ تا ۴۵-۹	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے	مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ۔ پشاور
۴۵-۹ تا ۱۵-۱۰	تقریر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	
۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱	ذکر حبیب۔ حضرت مسیح موعودؑ اور حقوق العباد	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱	آزادی ضمیر اور ادیان عالم	مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲	الوداعی خطاب۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	
۰۰-۱۲ تا ۳۰-۱	تیاری نماز	
۳۰-۱ تا ۰۰-۲	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲	تلاوت قرآن مجید و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۱۵-۲ سے	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از جلسہ گاہ مردانہ	

(ناظر اصلاح و ارشاد)

لجنہ اماء اللہ کا مجلس شوریٰ کا اجلاس

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۶ فتح / دسمبر بوقت شب ۸ بجے سے ۹ بجے تک لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا صرف نمائندگان شرکت کریں گی نمائندہ خواتین ایجنڈا اپنے ہمراہ لائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

محترم شیخ مولا بخش صاحب باورچی مرحوم درویش قادیان کے بیٹے مکرم عبد الرحمٰن صاحب ربوہ میں اچانک عارضہ قلب سے بیمار ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

بے اولاد کے لئے مژدہ

جن گھرانوں میں اولاد نہیں ہوتی وہ ہم سے رجوع فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یقینی طور پر ان کی آرزو پوری ہوگی۔

صدر دواخانہ دار الصدر غربی ربوہ

کستوری۔ زعفران۔ عنبر۔ مروارید جیسے قیمتی اجزاء سے تیار شدہ ادویات کا مرکز
دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ

طارق ٹریول سروس
(اہل ربوہ کی سہولت کیلئے)

دنیا میں کسی بھی جگہ کسی بھی وقت اور کسی بھی ائرلائنز سے جانا چاہیں ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے نیز انٹرنیشنل بکنگ، فضائی معلومات اور مشرق وسطیٰ جانے والے خواہشمند حضرات بھی رابطہ قائم کریں۔

طارق ٹریول سروس
ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ لاہور
برانچ۔ مکان ۱/۹ خادم منزل دار الرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے — نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے کورس -/۳۵ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸